

اسلام اور ہندومت میں مادی اور روحانی طہارت کے اصول Principles of Material and Spiritual Purity in Islam and Hinduism

* ڈاکٹر حسین فاروق

** ڈاکٹر حافظ حفاظت اللہ

Abstract:

Spiritual/physical cleanliness/purification has always been man's concern and it is more so with religions. Concepts and procedures of the same have always been derived and framed according to the basic teachings of these religions. Islam and Hinduism, basically two different religions, have different theoretical assumptions about this issue. The study below critically examines these concepts as put forward by the two religions.

طہارت اور پاکیزگی ہر انسان فطری طور پر پسند کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ترمتمدن معاشروں میں طہارت کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ مذاہب عالم نے جسمانی، ذہنی اور روحانی پاکیزگی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاک کھانا کھانے، صاف لباس پہننے اور پاکیزہ زندگی گزارنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ عبادت کی ادائیگی سے پہلے ہر مذہب نے جسمانی طہارت لازمی قرار دی ہے، اور عبادت کو ذہن، نفس اور روح کی پاکیزگی کا ذریعہ بتایا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں مذہب کی بنیاد پر دو معاشرے، اسلامی اور ہندو معاشرہ، تشکیل پانچے ہیں۔ اسلام اور ہندومت نے اپنے اپنے پیروکاروں کیلئے طہارت اور پاکیزگی کے اصول اور احکام وضع کئے ہیں۔ یہ اصول کہیں ایک دوسرے کے ساتھ مماثلت اور کہیں تضاد رکھتے ہیں۔ انہی اصولوں کی بنیاد پر اسلامی اور ہندو معاشرہ کے سماجی اور معاشرتی قوانین و رسوم بنائے گئے ہیں۔ ان سطور میں اسلام اور ہندومت کے طہارت کے اصولوں کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

* اسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

** اسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

(1) اسلام میں طہارت کی اہمیت:

(1.1) قرآنی آیات کی روشنی میں

طہارت اور پاکیزگی اسلام کے اولین احکام میں سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دوسری وحی نازل ہوئی تھی اس میں اپنے رب کی کبریائی اور کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ وَتَيَّابَكَ فَطَهِّرْ" ¹ "اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو صاف رکھ۔"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نفاست پسند لوگوں کی مدح فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک و صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ² ترجمہ: بیشک اللہ توبہ کرنے والوں اور صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

قرآن مجید میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام بنی نوع انسان کو طیب یعنی پاک غذا کھانے اور نیک عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ³ ترجمہ: اے لوگو! زمین میں حلال اور پاک چیزیں کھایا کرو اور شیطان کی پیروی مت کرو۔ بیشک یہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

"وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ" ⁴ ترجمہ: اے ایمان والو! جو رزق ہم نے تمہیں دی ہے ان میں پاک چیزیں کھایا کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر عبادت کرنے والے ہو۔ عبادت کا مقصد بھی تزکیہ نفس اور تطہیر جسم و قلب ہے۔

زکوٰۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ" ⁵ ترجمہ: ان کے اموال میں زکوٰۃ

لیا کرو تاکہ اس سے وہ پاک و صاف ہو جائے۔

نماز سے قبل طہارت لازمی قرار دی گئی ہے۔ ⁶ جس کا مقصد بھی تطہیر اور اتمام نعمت بتایا گیا ہے،

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ⁷

ترجمہ: اللہ نہیں چاہتا ہے کہ تم پر تنگی لائے بلکہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں تاکہ تم شکر ادا کرو۔

(1.2) طہارت: اسوۂ حسنہ کی روشنی میں:

انہی قرآنی آیات کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری اور باطنی طہارت و پاکیزگی کے اصول متعین کئے ہیں۔ وضو کے بارے میں فرمایا کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے میری امت کے لوگوں کے ہاتھ، پاؤں، چہرے اور تمام اعضاء جہاں پانی پہنچتا ہے، سفید اور روشن ہوں گے۔⁸ یہ بھی فرمایا کہ زمین سوکھ کر نجاست سے پاک ہو جاتی ہے۔⁹ سوکھی زمین کے مطہر ہونے کے بارے میں فرمایا:

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أنا وطئ أحدكم بنعله الأذى

فان التراب له طهور۔¹⁰

ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے، تو مٹی اس کو پاک کر دے گی۔

یوں تو طہارت لغت میں پاکیزگی کو کہتے ہیں لیکن فقہی اصطلاح میں حدث اور خبثت کے دور کرنے کو طہارت کہا جاتا ہے۔ مؤخر الذکر جسمانی ناپاکی، مثلاً خون اور فضلات وغیرہ، اور حدث اس حالت کا نام ہے جس میں مسلمان کو نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے جس کے دور کرنے کیلئے وضو، غسل یا تیمم کرنا لازمی ہوتا ہے۔ حدث سے طہارت کیلئے نیت ضروری ہوتا ہے جبکہ نجاست سے طہارت کیلئے نیت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

(1.3) نجاست:

اسلامی تعلیمات کے مطابق نجاست میں، جن سے پاک و صاف ہونا ضروری ہوتا ہے، حیوانات کے اجسام سے نکلنے والے فاضل مادے، پس خوردہ حیوانات، حیوانات کے مردہ اجسام اور نشہ آور مشروبات شامل ہیں۔ انسان اور حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے، جبکہ کتے،¹¹ خنزیر اور دوسرے درندوں، شیر بھیڑیے وغیرہ، کا جھوٹا ناپاک ہے۔ بلی، آزاد مرغی اور گھریلو جانور جیسے سانپ اور چوہے وغیرہ کا جھوٹا مکروہ

ہونے کے باوجود پاک ہے۔ انسان کے علاوہ تمام جانوروں کے مردہ اجسام، جن سے خون نکلتا ہے، ناپاک ہے۔

جسم سے نکلنے والے مادوں میں خون ناپاک اور ہرن سے جسم سے نکلنے والا مشک پاک ہوتا ہے۔ البتہ شہید کا خون، مذبوہ جانور کا خون جو اس کے جسم پر لگ جاتا ہے، پاک ہے۔ انسان اور جانوروں کے جسموں سے نکلنے والا فاضل مادہ، پیپ، پیشاب، اور مادہ منویہ، قے، درندوں کا لعاب دہن اور پس خوردہ نجس ہے۔ شراب اور تمام تر نشہ آور مشروبات ناپاک ہیں۔

(1.4) حصول طہارت کے اصول:

پانی کے ذریعے حدث اور نجاست دونوں سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔¹² پانی کی مقدار یعنی قلیل و کثیر اور اس میں مختلف اشیاء کے ملاوٹ کے اعتبار سے پانی کی دو قسمیں، ماء المطلق اور ماء المضعاف، ہیں۔ بارش، سمندر، ندی، چشمے اور کنوئیں کا پانی ماء المطلق ہے، جو طاہر و مطہر ہے۔ ماء المستعمل استعمال شدہ پانی ہے، جس کا انحصار اس کے استعمال پر ہے۔ پانی سے نجس چیز پاک کی گئی ہو تو یہ پانی نجس ہے، اگر حدث سے طہارت کیلئے استعمال کیا گیا ہے، تو یہ طاہر ہے لیکن مطہر نہیں ہے۔ البتہ ثواب اور جمعہ کیلئے غسل کے دوران استعمال شدہ پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ ماء المضعاف پھلوں کے رس یا وہ پانی جس میں کوئی ایسی چیز ملائی گئی ہو جس کی وجہ سے اس کی خاصیت بدل چکی ہو، کو کہتے ہیں۔ یہ بھی پاک ہے لیکن اس سے پاکیزگی حاصل نہیں کی جاسکتی ہے۔

ماء المطلق، جو طاہر اور مطہر ہونے کی بناء پر تمام تر نجاستوں اور احداث کے لیے ذریعہ طہارت ہے، کے علاوہ زمین کی مٹی پاؤں اور جوتے کے تلوں کو پاک کرتی ہے جب تک اس پر ظاہری نجاست رہ نہ جائے۔ سورج زمین اور زمینی اشیاء کو پاک کرتی ہے۔ استحالہ، مثلاً ہرن کے خون کا مشک میں بدل جانا، سے خون پاک ہو جاتا ہے۔ آگ سے بھی نجس چیز جلا کر پاک کیا جاسکتا ہے، مثلاً ناپاک چکنی مٹی آگ میں جلانے سے پاک ہو جاتی ہے۔ خنزیر کے علاوہ مردہ جانوروں کی کھال دباغت سے، اون دھننے سے اور سخت و چمکیلی سطح والی چیزیں مثلاً لوہا، تانبا اور شیشہ وغیرہ، پونچھ کر خشک کرنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ نجس تیل اور گوشت ابلنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

(2) ہندومت میں طہارت کا تصور:

ہندومت میں طہارت اور پاکیزگی کو شوچا (Sauca)۔¹³ کہتے ہیں جو خدا شناسی کا دوسرا نام اور پارسائی کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ صبح سویرے اٹھ کر ایک برہمن غسل کرتا ہے۔ دانت صاف کرتا ہے۔ تراش خراش کر کے آنکھوں میں سرمہ ڈالتا ہے اور دیوتاؤں کی پوجا کرتا ہے۔ صفائی، پاکیزگی اور حسن سلوک مدارس کا پہلا درس ہوتا ہے۔ چینی سیاح یوان چوانگ ہندوؤں کی نفاست اور پاکیزگی کے بارے میں رقمطراز ہیں:

وہ کسی دباؤ کے بغیر فطری طور پر پاک و صاف لوگ ہیں، جن کے ہاں ہر کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ضروری تصور کیا جاتا ہے، کھانے کے بعد خلال دندان سے منہ کی صفائی کی جاتی ہے اور یہ لوگ غسل سے قبل مجامعت سے پرہیز کرتے ہیں۔¹⁴

تاہم طہارت اور پاکیزگی کے اصول اور احکام زیادہ برہمن اور دو جنم ذات سے متعلق ہوتے ہیں، جبکہ نچھلے ذات والے شوروں پر ان اصولوں اطلاق بہت کم ہوتا ہے۔ زندگی کے چار آشرم یا مراحل ہونے کی وجہ سے طہارت کے اصول بھی ہر آشرم کیلئے الگ الگ ہیں۔

(2.1) روحانی پاکیزگی:

ہندوؤں کے مذہبی کتابوں ویدوں، اپنشدوں، پرانوں اور بھگوت گیتا میں ذہنی اور روحانی پاکیزگی کے اصول بتائے گئے ہیں۔ تزکیہ نفس اور اندریوں یعنی ظاہری حواس پر قابو پانے کے طریقے بتائے گئے ہیں، جن میں یگیہ یعنی قربانی، ستی حمد و ثنا، پرارتھنا مناجات و دعا، پاجنا عرض والتجا، سمرپن نذر و نیاز، اپاسنا عبادت، یوگ اور تپسیا یعنی ریاضت قابل ذکر ہیں۔ تاہم مادی و جسمانی طہارت و پاکیزگی کے اصول کے ماخذ میں منو دھرم شناستر، ارتھ شناستر اور گریھیہ سوتر کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

رگ وید کے مطابق تمام کائنات ایک مقدس اور پوتر ہستی کی علامت ہے اور ”اوم“۔¹⁵ ہر جگہ جاری و ساری ہے¹⁶ اس لئے تیتریہ اپنشد میں کہا گیا ہے کہ اگر تم دنیا اور انسان کو غور سے دیکھو تو پتہ چلے گا کہ ہر چیز پوتر ہے۔ اندرونی اور بیرونی دنیا پر بھی غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ ہر چیز کی روح پوتر ہے اور اوم اس کی اعلیٰ ترین علامت ہے۔¹⁷ رگ وید میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ روحانی پاکیزگی برہما کے قوانین، جو نہ ہلنے

والے پہاڑ کی مانند ہیں۔¹⁸ کے مطابق زندگی گزارنے سے حاصل ہوتی ہے۔¹⁹ گناہ کا ارتکاب روحانی الودگی کا باعث بنتا ہے، اس لئے گناہوں کی بخشش کی دعا مانگ کر روحانی پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔

راہ عمل، (کرم مارگ) جو ویدوں کی تعلیمات کا جوہر رہا ہے، کے برعکس اپنشدوں میں راہ علم (گیان مارگ) پر زور دیا گیا ہے اس لئے اپنشدوں میں ترک خواہشات کو اعلیٰ روحانی پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بھگوت گیتا ویدوں اور اپنشدوں کا نچوڑ، کرم اور گیان کا مجموعہ ہے اس لئے اس میں نش کرم۔²⁰ یعنی بے لوث عمل اور ضبط نفس ہی تزکیہ نفس۔²¹ کے ذرائع بتائے ہیں۔ جن کی تفصیلات اور طریقہ کار پتتھو بل یوگ شاستر میں درج ہے۔

(2.2) مادی اور جسمانی ناپاکی:

مادی اور جسمانی ناپاکی یا نجاست کو ہندو مذہب میں سوتک، پاتک۔²² اور بھرشٹ یا بھٹ جبکہ ناپاکی میں مبتلا شخص کو ”بھٹل“ کہتے ہیں۔ ہندو مذہب میں نجاست اور پاکیزگی کے اصول معاشرتی زندگی کے مطابق وضع کئے گئے ہیں جن سے طبقاتی تقسیم کی عکاسی ہوتی ہے۔

ظاہری نجاست کے علاوہ ہندو مذہب میں رشتہ داروں کی موت، بچے کی پیدائش، انسانی جسم سے نکلنے والے بارہ رطوبتیں، ناپاک اشیاء کو دیکھنا یا چھونا اور عورتوں کیلئے حیض و نفاس باعث ناپاکی ہے۔ تاہم بادشاہ، برت کی تکمیل میں مصروف، استر یعنی کھانا کھلانے والے کے بارے میں اصول ہے کہ ان کو سوتک (ناپاکی) نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ بادشاہ دنیا کے محافظ آٹھ دیوتاؤں کا اوتار ہے، ”اندر“ کے تحت پر ہوتا ہے اور اس کی فوری پاکیزگی ضروری ہوتی ہے اس لئے وہ پاک ہوتا ہے۔ جبکہ برت کی تکمیل میں مصروف اور کھانا کھلانے والے، برہما کی طرح پاک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنگ یا فساد میں مرنے، بجلی گرنے، بادشاہ کے حکم سے مرنے اور گائے یا برہمن کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے والوں کے رشتہ دار سوتک سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ ان کو بھی سوتک نہیں ہوتا ہے جنہیں بادشاہ پاک رہنے کا حکم دیتے ہیں۔²³

رشتہ دار کی موت پر ناپاکی سوتک کا دورانیہ مختلف ہوتا ہے۔ جس کا انحصار میت کی عمر، میت سے قربت داری اور ذات پر ہے۔ بچہ، جس پر مذہبی رسم چونڈا کرم۔²⁴ نہ ہو، یا ہم مکتب کی موت پر سوتک کا دورانیہ ایک دن کا ہوتا ہے۔ دو سالہ بچے یا جس پر چونڈا کرم کی رسم ہو، یا ہو کی موت پر اس کے رشتہ دار تین دن تک ناپاک رہتے ہیں۔ روحانی مرشد (اچاریہ) کی موت پر سوتک تین دن تک ہوتا ہے جبکہ اس کی بیوی یا

بیٹے کی موت کی صورت میں شاگرد ایک دن اور ایک رات تک ناپاک رہتا ہے۔ قریبی رشتہ دار کی مرنے اور اچاریہ کا کرپا کر م۔²⁵ کرنیوالا دس دن تک ناپاک رہتا ہے۔ ذات کے اعتبار سے برہمن دس دن بعد، کھشتری بارہ دن، ویش پندرہ دن بعد پاک ہو گا۔ شودر کیلئے یہ دو ارنیہ ایک مہینے کا ہے۔²⁶

سوتک کے دوران میت کے لواحقین کو مصنوعی نمک کھانے سے پرہیز، روز نہانا اور زمین پر الگ الگ سونا ہوتا ہے۔ مقررہ وقت کے گزر جانے کے بعد کپڑوں سمیت یا کپڑوں کے بغیر نہانے سے طہارت اور پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔²⁷

بچے کی پیدائش ماں باپ دونوں کیلئے باعث ناپاکی ہے۔ اپنے بیٹے کی پیدائش پر باپ صرف نہانے سے پاک ہوتا ہے جبکہ نیوگ²⁸ کی صورت میں مرد تیسرے دن بعد پاک ہوتا ہے۔ ماں کیلئے ناپاکی کا دورانیہ مخصوص نہیں البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ حمل کرنے کی صورت میں یہ مدت استقرار حمل کی برابر ہوتی ہے۔ حائضہ عورت کے بارے میں قاعدہ ہے کہ وہ اسی روز نہانے سے پاک ہو جاتی ہے جس روز حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔²⁹

ہندو مذہب میں انسانی جسم سے خارج ہونے والی رطوبتیں نجس ہیں۔ ان میں خون، مادہ منویہ، دماغ کا چربیلہ مادہ، پیشاب، پاخانہ، ناک کی رطوبت، کان کی میل، بلغم، آنسو، آنکھوں کی گید اور پسینہ شامل ہیں۔ پانی یا مٹی استعمال کر کے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔ چنڈال، حائضہ و ردھرم سے باہر شخص کا دیکھنا یا چھونا بھی باعث ناپاکی ہے۔ نہاکر، آچن کر کے یا سورج رخ ہو کر منتر پڑھنے سے پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔³⁰

منوشاستر ظاہری اور باطنی شوچا یعنی طہارت کے بارے میں کہتا ہے :

برہما کا گیان، تپسیا، آگ، مقدس خوراک یعنی شرادھ وغیرہ، مٹی، اندری یعنی خواہشات پر قابو، پانی، گائے کے گوبر کا لیپ، مقدس رسوم، سورج اور زمانہ سب فانی مخلوق کو پاک کرتی ہے۔ عالم فاضل معاف کرنے سے، اعمال ممنوعہ بجانے والا سخاوت، چھپا گناہگار مقدس کلمات چنے اور ویدوں کے جاننے والا تپسیا سے پاک ہو جاتا ہے۔ ظاہری نجاست پانی اور مٹی سے دور کی جاسکتی ہے۔ دریا اپنے بہاؤ سے اور برہمن ترک دنیا یعنی سنیا سے پاک ہو جاتا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جسم پانی سے، اندرونی اعضاء صداقت سے، روح علم اور تپسیا سے اور عقل سچے علم سے پاک ہوتا ہے۔ تاہم اصل اور بہترین پاکیزگی یہ ہے

کہ دولت کے حصول میں پاکیزگی رکھی جائے اس لئے کہ وہ پاک ہے جو صاف ہاتھوں سے دولت حاصل کرتا ہے ناکہ وہ جو مٹی یا پانی سے خود کو پاک کرتا ہے۔³¹

بے جان اشیاء، دھات، جواہر، اور پتھر سے بنی ہوئی چیزوں کو مٹی، راکھ اور پانی سے صاف کی جاسکتی ہے۔ جب تک بدبو اور داغ دھبے مٹ کر ختم نہ ہوں اس وقت تک بے جان اشیاء کو مٹی یا پانی سے دھونے کی تاکید کی گئی ہے۔ اناج اور کپڑے زیادہ مقدار میں ہو تو محض پانی چھڑکنے سے پاک ہوتے ہیں لیکن مقدار کم ہو تو پانی سے دھونا ضروری ہوتا ہے۔ پاکیزگی کیلئے گائے کا پیشاب بھی استعمال ہوتا ہے، البتہ انسان یا دوسروں جانوروں کے فضلات، تھوک، پیپ، خون اور شراب سے ناپاک مٹی کے برتن جلانے سے بھی پاک نہیں ہوتے ہیں۔³²

زمین کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ پانچ طرح سے پاک ہوتی ہے؛ جھاڑو سے، گائے کا گوبر لپینے سے، گائے کا دودھ یا پیشاب چھڑکنے سے، سطح کی مٹی کھرچ اتارنے سے اور اس پر ایک دن رات گائے ٹھرانے سے۔ مشروبات اور مائع اشیاء کے بارے میں اصول ہے کہ ”کش گھاس کے دو تینکے پھرانے سے ہر طرح کا مائع پاک ہو جاتا ہے۔“³³

دریاؤں، سمندروں کا پانی اور محض بہتا ہوا پانی طاہر اور مطہر خیال کیا جاتا ہے۔ ساکن پانی تباہ پاک سمجھا جاتا ہے جب پاک زمین پر ٹھہرا ہوا ہو، اس کی مقدار اتنی ہو جس سے گائے کی پیاس بجھ سکے، جس کا رنگ، بو اور ذائقہ ٹھیک ہو اور جس میں ناپاک مادے شامل نہ ہو۔³⁴

(3) خلاصہ بحث:

مختصر یہ کہ اسلام اور ہندومت میں طہارت اور پاکیزگی کی تاکید یکساں طور پر کی گئی ہے، تاہم طہارت اور نجاست کے اصول و ضوابط میں کہیں کہیں مماثلت کے ساتھ ساتھ نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ اسلام اور ہندومت دونوں میں روح و نفس کی طہارت کو بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ مادی اور جسمانی پاکیزگی پر زور دیا گیا ہے۔ پانی دونوں مذاہب میں طاہر اور مطہر سمجھا گیا ہے۔ ٹھہرے ہوئے پانی کی قلیل مقدار ناپاک اور کثیر مقدار پاک سمجھا جاتا ہے۔ فقہائے اسلام قلیل اور کثیر مقدار میں مختلف الخیال ہیں۔ شافعی اور حنبلی مکاتب فکر کے نزدیک کثیر مقدار وہ ہے جو دو ”قلہ“ کے برابر ہو، جبکہ حنفی مکتب فکر کا کہنا ہے کہ پانی کی اتنی

مقدار کو کثیر کہیں گے کہ جب اس کے ایک کنارے کو چھیڑا جائے تو دوسرا کنارہ بے حرکت ہی رہے۔³⁵ ہندو مذہب میں اس کی مقدار اتنی بتائی گئی ہے جس سے ایک گائے کی پیاس بجھ سکے۔

اسلام میں کسی زندہ یا مردہ انسان کو چھونے یا دیکھنے سے ناپاکی نہیں ہوتی ہے، جبکہ ہندومت میں چنڈال، حائضہ اور دھرم سے باہر شخص کا دیکھنا یا چھونا بھی باعث ناپاکی ہے۔ اسلام کے اصول طہارت تمام مسلمانوں کیلئے یکساں قابل عمل اور واجب العمل ہیں جبکہ ہندومت میں سماج کے مختلف طبقوں کے لحاظ سے یہ اصول بھی مختلف ہیں۔ دوسرے جانوروں کے پیشاب اور فضلات کی طرح اسلام میں گائے کا پیشاب اور گوبر بھی نجس ہے۔ اس کے برعکس ہندو مذہب میں گائے کا پیشاب اور گوبر طاہر اور مطہر ہے، نچھلے ذات کے لوگ اور ادھرم انسانوں کو چھونا اور دیکھنا باعث ناپاکی ہے۔

حواشی و حوالہ جات

- 1- القرآن، ۴، ۳: ۷۴
- 2- القرآن، ۲: ۲۲۲
- 3- القرآن، ۲: ۱۶۸
- 4- القرآن، ۲: ۱۷۲
- 5- القرآن، ۹: ۱۰۳
- 6- القرآن، ۵: ۶۰
- 7- القرآن، ۵: ۶۰
- 8- محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، حدیث نمبر ۱۳۶
- 9- سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت، باب فی طہور
- 10- سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت، باب الاذی یصیب النعل، حدیث نمبر ۳۸۴
- 11- صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، حدیث نمبر ۱۷۰

¹²۔ القرآن، ۸:۱۱ اور ۳۸:۲۵

۔ سنسکرت ڈکشنری، ص ۵۴۵ (سنسکرت ڈکشنری، رگ وید اپنشد اور ہندوؤں کی دوسری مقدس کتابوں کیلئے ملاحظہ
(www.sacred books of Hinduism) ¹³ ہو

۔ ول ڈیورنٹ، تاریخ، تہذیب، تمدن، فلسفہ ہندوستان، مترجم طیب رشید، تخلیقات، بلیشرز، علی پلازہ

¹⁴ لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۱۲۸

ہندو مذہب کا مقدس ترین کلمہ ہے۔ یہ کل کلام اور عالم کی کلیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اوم کے بارے میں عقیدہ ہے مستقبل، بلکہ وہ ¹⁵ کہ یہ وہ لافانی آواز ہے جس سے ہر طرح کی افزائش وابستہ ہے۔ اس ایک آواز میں ماضی، حال، سب بھی جو ان سے ماورا ہے، اس ایک آواز میں شامل ہے۔ چانڈوگیہ اپنشد (4,4-1-5) کے مطابق شروع میں صرف اگنی لافانی تھا اور دوسرے دیوتاؤں نے فنا سے بچنے کیلئے لافانی اوم میں پناہ لی تھی۔ اوم کی نفسی اور معالجاتی طاقت کو لامحدود سمجھا جاتا ہے۔ ویدوں کے طالب علم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ سبق کا آغاز اور اختتام اوم سے کرے۔

¹⁶۔ رگ وید ۱:۱۶۴

¹⁷۔ تیتیریہ اپنشد، ۸:۱، ۱:۷

¹⁸۔ رگ وید، ۱:۲۸، ۲:۲۸

¹⁹۔ رگ وید، ۱:۱۶۰، ۱-۳-۳-۵

²⁰۔ بھگوت گیتا: تشریح و وضاحت، رائے روشن لعل، فلشن ہاؤس لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۲۳

²¹۔ بھگوت گیتا، ص ۴۲، ۴۳، ۴۲

²²۔ لفظی معنی گناہ اور جرم ہے، سنسکرت ڈکشنری، ص ۴۳۴

²³۔ منودھر م شاستر، ۹۳:۵ تا ۹۸:۹، اردو ترجمہ ارشد رازی، نگارشات پبلشرز لاہور، ۲۰۰۳

²⁴۔ چونڈا کرن یا کر م نومولود کے بال پہلی بار کاٹنے کی رسم کا نام ہے جو ہندوؤں کے سولہ سنسکار میں ایک ہے۔

²⁵۔ ہندوؤں میں میت کی آخری رسوم ارتھی وغیرہ جلانے کا کرپا یا کرپا کرپا کہتے ہیں۔

²⁶۔ منوشاستر، ۵۹، ۸۳، ۸۰، ۷۱، ۶۸:۵

²⁷۔ منوشاستر، ۸۷، ۷۶، ۷۳:۵

28۔ ہندو مذہب میں اولاد کے حصول کیلئے شادی کے آٹھ اقسام کے ساتھ ساتھ ”نیوگ“ کی اجازت بھی دی جاتی جس میں مرد بھی اپنی بیوی کے علاوہ دوسری عورت کے ساتھ جنسی تعلق قائم کر لیتا تھا۔ نیوگ اگرچہ باقاعدہ شادی کی قسم نہیں ہوتی ہے لیکن سماجی اور مذہبی لحاظ سے اس کو جو درجہ دیا جاتا ہے وہ شادی کے قریب ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نیوگ میں نہ صرف یہ کہ خاندان اور برادری کی مرضی شامل ہوتی ہے بلکہ اس کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے اس کو میراث اور جائیداد میں حصہ دیا جاتا ہے۔ مذہبی لحاظ سے نیوگ ویدی رسوم کا حصہ بتایا جاتا ہے جس کا منوشاستر میں بھی باقاعدہ ذکر کیا گیا ہے۔

29۔ منوشاستر، ۶۶، ۶۳، ۶۱: ۵

30۔ منوشاستر۔ ۸۵، ۵، ۱۳۵، ۱۳۴، ۸۶

31۔ منوشاستر، ۱۰۵: ۱۰۹ تا

32۔ منوشاستر، ۱۱۸، ۱۱۱، ۱۲۶: ۵

33۔ منوشاستر، ۱۲۴، ۱۱۵: ۵

34۔ منوشاستر، ۱۲۸: ۵

35۔ لیلہ بختیار، اسلامی شریعت کا انسائیکلو پیڈیا اردو ترجمہ یا سر جواد، نگارشات پبلشرز لاہور، ۲۰۰۹، ص ۳۶